روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ، ۲۶ ظہور ۱۳۶۸ ہش، ۲۶ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۹۳

احمدیہ اخبار

احمدیہ جماعت یو۔کے کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد جو دوست واپس پاکستان تشریف لائے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت سے ہیں اور پاکستانی احباب کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔ احباب کرام حضور انور کے تمام دینی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جماعت یو۔کے کا چوبیسواں (۲۴) جلسہ سالانہ

۶۴ ممالک کے ۱۴ ہزار سے زائد مہمان شرکت کے لئے تشریف لائے جن میں مختلف ممالک کے وزراء پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے

جلسہ کی کارروائی کا ۶ مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہا

متعدد پریس کے نمائندے تشریف لاتے رہے اور ورلڈ سروس بی بی سی اور اخبارات نے خوب پبلسٹی کی

جلسہ کے بعد انٹرنیشنل مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ اور ڈیوٹیوں کے افتتاح کے لئے ۱۴ اگست کو حضور انور چند گھنٹوں کے لئے لندن سے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ امسال خدا کے فضل سے مہمانوں کی آمد نسبتاً جلدی شروع ہو گئی تھی اور یہ سلسلہ جلسہ کے آغاز تک جاری رہا اس طرح امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ۶۴ ممالک کے چودہ (۱۴۰۰۰) ہزار افراد سے زائد مہمانان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس تاریخی جلسہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ ان مہمانوں میں متعدد افریقن ممالک کے وزراء کینیڈا اور برطانیہ کے متعدد ممبران پارلیمنٹ، میئرز، نیوزی لینڈ کے موری قبیلہ کے چیف اور کئی دیگر معززین بھی شامل ہیں۔ انہوں نے جماعت سے حسن و احسان کا ایسا عمدہ مظاہرہ فرمایا کہ گھنٹوں بیٹھے بڑے اطمینان سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ کینیڈین پارلیمنٹ کے بعض معزز ممبران احباب جماعت سے بھائیوں کی طرح پیار سے گھل مل جاتے اور ان کے سینوں پر کینیڈا کے نیشنل فلیگ والا بیج لگاتے اور یہ نظارے ایسے عجیب تھے کہ الفاظ میں ان کا بیان ممکن نہیں۔ واقعی خدا تعالیٰ کی تقدیر نے نئی صدی کے لئے جماعت احمدیہ کی مقبولیت کے پیمانے بدل دیئے ہیں۔ امسال جلسہ کی اہمیت پر مہمانوں کی بکثرت آمد کے پیش نظر جملہ انتظامات کو گزشتہ سالوں کی نسبت وسعت دی گئی حسب سابق امسال بھی افسر جلسہ سالانہ مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی کی زیر نگرانی رہائش، ٹرانسپورٹ، ضیافت استقبال، صفائی، آب رسانی، بجلی تربیت اور گمشدہ اشیاء وغیرہ کے شعبے قائم کئے گئے۔ ان شعبوں میں برطانیہ کے علاوہ جرمنی اور پاکستان کے کارکنان نہایت توجہ اور لگن اور تن دہی سے خدمات بجا لاتے رہے مہمانوں کی جلد آمد کے پیش نظر جولائی کے آخری ہفتہ سے شعبہ ٹرانسپورٹ نے کام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ شعبہ ان ایام میں مہمانوں کو ہیتھرو ایئرپورٹ اور گیٹوک (GATWICK) ایئرپورٹ سے ریسیو کرتا رہا۔ ان ابتدائی ایام میں لندن میں بعض احمدیوں کے گھروں پر عارضی طور پر ٹھہرایا گیا اور پھر اسلام آباد میں ان کی رہائش کا بندوبست کیا گیا۔ ان بابرکت ایام میں مہمانوں کو ایئرپورٹس اور لندن کے مختلف مقامات سے اسلام آباد لانے اور لے جانے کیلئے سات ڈبل ڈیکر بسیں۔ نو کوچز، تیرہ ویگنیں اور دس کاریں دن رات مصروف رہیں۔ ان کی تعداد وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بڑھائی بھی جاتی رہی۔ جہاں تک مہمانوں کی رہائش کا تعلق ہے۔ امسال مختلف حکومتوں کے معزز نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔ انہیں مختلف اعلیٰ درجے کے ہوٹلز میں ٹھہرایا گیا جبکہ دیگر مہمانان کرام کیلئے سرے (SURREY) یونیورسٹی کے کوارٹرز میں سے گیارہ SELF CONTAINED ڈیپارٹمنٹ حاصل کئے گئے تھے جن میں چھ افراد کو ٹھہرانے کی گنجائش موجود تھی۔ علاوہ ازیں بیت الذکر سے ملحقہ WHITE LANE کالج میں سو کمرے کرائے پر حاصل کئے گئے اور اسلام آباد میں بے شمار خیموں کے ذریعہ اور بیرکس میں مردوں اور خواتین کے لئے جو الگ الگ رہائش کا انتظام کیا گیا تھا وہ اس کے علاوہ ہے۔ ٹلفورڈ۔ فارن ہام۔ کولارمنگ اور دیگر قریبی قصبات اور دیہات میں بھی کرائے پر فلیٹ حاصل کئے گئے۔ اسلام آباد کی فیملیز کے گھروں، متعدد مشن ہاؤسز اور لندن میں مضافات کے علاقوں میں واقع کوئی احمدی مکان ایسا نہ تھا جس میں پندرہ سے لے کر تیس مہمان مقیم نہ ہوئے ہوں۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان نے بڑے کھلے بازوؤں کے ساتھ مہمانان حضرت بانی سلسلہ کو خوش آمدید کہا اور جا بجا وَسِّعْ مَكَانَكَ کی حسین تعبیریں ظاہر ہوتی رہیں حتیٰ کہ برٹش ایمیگریشن نے بھی بڑی دریا دلی کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی درخواست پر دنیا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ ظہور ۱۳۶۸ ہش — ۲۶۔ اگست ۱۹۸۹ء

سب بچے ہمارے بچے

ایک بڑا سا شہر۔ اس میں ایک بڑی سی سڑک، اور اس سڑک پر ایک بڑی سی بس اور بس کے پاس بہت سے لوگ، وقت صبح کا، یا دوپہر کا۔ ایک بچہ اپنے بڑے بھائی یا اپنے باپ کی انگلی پکڑے ہوئے اور اس کے پاس ہی ایک اور بچہ۔ اکیلا، پہلے بچے کی طرح بستہ اٹھائے ہوئے اور ہانپتے کانپتے، بس میں سوار ہونے کی کوشش میں مصروف ہے۔ جس بچے نے انگلی پکڑی ہوئی تھی اسے تو اس کے بھائی یا باپ نے جلدی سے بس کے اندر کردیا اور ایسا کرتے ہوئے کہنی کے ساتھ دوسرے بچے کو ایک طرف دھکیل دیا۔ اسے کسی اور نے بھی تھوڑا سا اور پیچھے ہٹا دیا۔

ہم یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ اس بچے کو بھی کوئی اپنا بچہ سمجھ کر اس کی انگلی پکڑ لے تو یہ بھی آسانی سے بس میں بیٹھ جائے۔ یا کوئی انگلی نہ بھی پکڑے تو صرف اتنا ہی کہے "بیٹا آؤ آگے آجاؤ اور بس میں چڑھ جاؤ"۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بس کے اندر کردے، لیکن شائد ایسا کبھی ہوا نہیں۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہم سب بچوں کو اپنے بچے نہیں سمجھتے۔ ان کے باپوں سے تو ہو سکتا ہے ہماری ہم آہنگی نہ ہو لیکن بچے تو معصوم ہیں انہوں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی جو آپ کے دل کو ٹھیس پہنچائے اور آپ کی ان سے ہم آہنگی میں روک بنے۔

دراصل بات یہ ہے کہ دنیا کے حال اور مستقبل ـــ دونوں کے لئے ـــ یہ نہائت ضروری ہے کہ ہم تمام بچوں کو اپنے بچے سمجھیں، انہیں پیار اور محبت سے اس بات کا یقین دلائیں کہ وہ ہمارے ہیں اور ہم ان کے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمارا آج بھی روشن ہو جائے اور کل بھی۔ آپ ایسا کر کے دیکھئے۔ کسی بچے کی مدد کیجئے، اس کی تربیت کے لئے اسے کوئی اچھی بات کہئے۔ اسے کسی بری بات سے روکئے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آپ اس بچے سے کرتے ہیں جسے آپ اپنا کہتے ہیں اور جو واقعی آپ کا ہے۔

ظلم کو ظلم کہہ کے کیا ہوگا
کس کا دل اس طرح پسیجے گا
ہم تو خوش ہیں کہ ہم ہوئے مظلوم
صبر کے گھونٹ اور پیجے گا

ـــــ ابوالاقبال

علامات المقربین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دِل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دِل اپنا اُس پاک سے
وُہی پاک جاتے ہیں اِس خاک سے

قادرِ مُطلق کے حضور

اِک کرشمہ اپنی قُدرت کا دِکھا
تجھ کو سب قُدرت ہے اے ربّ الوریٰ!

حق پرستی کا مِٹا جاتا ہے نام
اِک نشاں دِکھلا کہ ہو حُجّت تمام

جب سے اے یار! تجھے یار بنایا ہم نے
ہر نئے روز نیا نام رکھایا ہم نے

کیوں کوئی خلق کے طعنوں کی ہمیں دے دھمکی
یہ تو سب نقش دِل اپنے سے مِٹایا ہم نے

ـــ دُرِّ ثمین ـــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید احمد۔ لاہور چھاؤنی

شیریں اثمار

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور انسان اپنی اولاد سے جو اسکے لئے صدقہ جاریہ ہوتی ہے۔ دینِ حق نے تربیت اولاد پر بڑا زور دیا ہے۔ ابن آدم مہد سے لحد تک ہر دم اپنی تربیت کے لئے محتاج ہے۔ شجرِ روحانی کی آبیاری تدبیر اور دعا کے شیریں چشموں سے ہوتی ہے۔ بچپن کے بے بسی اور محتاجی کے دور میں یہ چشمے والدین کے قلوب صافی سے جاری ہوتے ہیں۔ بلوغت کے بعد مرشد کامل کے فیض سے یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جو جماعت احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کی صورت میں ظہور پذیر ہے۔

والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ اولاد انکی حسنات کی وارث ہو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستگی میں روز افزوں ترقی کرے بلکہ جو خدمات والدین کسی وجہ سے سرانجام نہیں دے سکے ان کی اولاد کو اسکی توفیق ملے۔ انبیاء اس میدان میں سب سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی جذبہ کے تحت (اور میری ذریت میں سے) کی التجا کی تھی۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے میں گریہ و زاری کی بھی یہی وجہ تھی۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر نازل ہوں) نے اپنی اولاد اور اولاد در اولاد کے لئے بڑے تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور مناجات کی ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ حضور اپنے رب سے اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ اور کس رنگ میں مانگتے رہے ہیں۔ اسکی کچھ جھلکیاں آپ کی تحریرات اور ارشادات میں ملتی ہیں۔ اس مختصر مضمون میں آپ کی ان دعاؤں کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ جو حضور کے منظوم کلام میں درج ہیں۔

حضرت محمود کی آمین کے موقعہ پر (۱۸۹۷ء) کہی ہوئی نظم میں مندرجہ ذیل مناجات کی گئی ہیں۔

آغاز خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہوتا ہے۔ پھر اسکی صفات بیان کی گئی ہیں۔ بعد ازاں شکر الٰہی ادا کرتے ہوئے دستِ دعا بلند ہو جاتا ہے اور بڑے سوز سے خدا کے حضور ملتجی ہوتے ہیں کہ اے پیارے خدا میرے بیٹوں کو نیک قسمت بنا۔ انکو دین کی برکات سے نواز اور دولت سے مالا مال کر انکی حفاظت خود فرما۔ ہر دم ان پر تیری رحمت کا سایہ ہو۔ انکو رشد، ہدایت، عمر اور عزت دے۔ انکو نیک اختر کر۔ یہ رتبہ میں بوتو ہوں۔ ان کو تاج و افسر بخش۔ انکو شیطان سے دور رکھیو۔ اپنے حضور رکھیو۔ جان پُر از نور رکھیو۔ دل پُر سرور رکھیو۔ ان پر اپنا فضل فرمانا۔ انکو گندے نہ رکھیو۔ دنیا کے پھندوں سے دور رہیں۔ ہمیشہ چنگے رہیں۔ انکو مندے نہ کریو۔ انکے نام ستاروں کیطرح روشن ہوں۔ یہ نیک گہر ہوویں۔ کوئی ان کا ثانی نہ ہو۔ انکو بخت جاودانی عطا فرما۔ انکو فیض آسمانی سے فیضیاب فرما۔ انکو اپنی پناہ میں رکھیو۔ انکو میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔ انکو دین کا قمر بنانا۔ تیرے ہی چاکر ہوویں جہاں کے رہبر ہوویں جہاں کے ہادی ہوویں۔ نور یکسر ہوویں۔ مرجع شہاں ہوویں۔ مہر انور ہوویں۔ اہلِ وقار ہوویں۔ فخرِ دیار ہوویں۔ حق پر نثار ہوویں۔ تیرے یار ہوویں۔ با برگ و بار ہوویں اور ایک سے ہزار ہوویں۔

مندرجہ ذیل دعائیں بزبان حضرت اماں جان (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر ہوں) منظوم کلام میں ۱۹۰۰ء میں کیں۔

چاروں بیٹوں کے نام لے کر خدا کے حضور التجا کی گئی ہے کہ مولا کریم یہ چاروں اپنی آنکھوں سے تیرا چہرہ تاباں دیکھیں۔ انکو عمر، رزق، عافیت اور صحت دے۔ انہیں تیرا عرفان حاصل ہو۔ اس جہاں کے کیڑے نہ بنیں اور تیرے فرمانبردار ہوں۔

حضور ۱۹۰۱ء میں "بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین" کے موقعہ پر اپنے رب سے عرض کرتے ہیں کہ مولا کریم ان سے ہر شر کو دور رکھنا۔ انکو نیک کر۔ نکو کار بنا۔ خرد مند بنا۔ ان پر بدی کی راہ بند کر۔ انہیں ہدایت سے نواز۔ انکی پرورش خود فرما ان میں ہر ایک پارسا ہو۔ اے میرے کریم جو کچھ مجھے دیا ہے انہیں بھی عطا فرما۔ انکو گندگی سے نجات دینا۔ بندگی سے برأت عطا فرما۔ خوشحال اور فرخندہ رہیں۔ بد زندگی سے بچانا۔ یہ بھی میری طرح تیرے دیں کے منادی ہوں۔ انکی پیشانیوں پر اقبال عیاں کر انکے گھروں تک رعب دجال نہ آوے۔ انکو ہر غم سے بچانا۔ یہ دکھ اور رنجوں میں پامال نہ ہوں۔ ان پر رنجوں کا زمانہ نہ آوے۔ یہ تیرا آستانہ کبھی نہ چھوڑیں۔ انہیں ہر دم بچانا۔ یہ بیکسی، مصیبت، الم اور بے بسی کا زمانہ نہ دیکھیں۔ میں اپنی زندگی ہی میں ان سب کا تقویٰ دیکھ لوں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور یہ تمام دعائیں مقبول ہوئیں۔ اپنے منظوم کلام میں حضور فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے ہر ایک خدائی بشارت سے ہوا ہے۔ مزید خوشخبری اللہ تعالیٰ کی کیطرف سے یہ ملی کہ یہ ہرگز برباد نہیں ہونگے اور باغوں میں شمشاد کے پیڑ کیطرح بڑھیں گے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق خبر ملی کہ "بخت برتر" ملے گا اور عزت کا لقب پاویں گی۔ حضرت محمود کے متعلق خدائی بشارت ملی کہ میرا محبوب ہوگا۔ اس مہ سے اندھیرا دور کر دوں گا۔ اور ایک عالم کو پھیرا دکھاؤنگا۔

ہماری جماعت میں بڑی عمر کے لوگ شاہد ہیں کہ اولاد کے حق میں قبولیت دعا کا یہ معجزہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھ رہے ہیں۔ نوجوانوں نے اپنے بزرگوں سے اس موضوع پر استفادہ کیا ہوگا اور مطالعہ کرنے والے احباب نے تاریخ احمدیت سے اپنے ایقان کی ضیاء پاشی کی ہوگی۔ درحقیقت یہ ایک بڑا نشان ہے۔ دشمن دین حق اور انسانیت لیکھرام نے نفس شیطان سے پیشخبری کی تھی کہ تین سال کے اندر سلسلہ احمدیہ ختم ہو جائیگا اور حضور کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہ ہوگا۔ یہ شخص حضور کی دی ہوئی آسمانی بشارت کے مطابق اپنے انجام کو پہنچا اور قیامت تک کے لئے احمدیت کی صداقت کا نشان بن گیا۔

دوسری طرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر ہوں) سے خدا تعالیٰ کے مبشر اولاد کے بارے میں وعدے روز روشن کی طرح پورے ہوئے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حضرت میر ناصر نواب صاحب سے جو حضور کے خسر تھے دریافت کیا کہ یہ مقام جو آپ کو حاصل ہوا اس میں کیا راز ہے حضرت میر صاحب نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا۔

"میرے ہاں جب یہ بلند اقبال لڑکی پیدا ہوئی اسوقت میرا دل مرغ مذبوح کی طرح تڑپا اور میں پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الٰہی پر گر گیا۔ میں نے اسوقت بہت درد اور سوز سے دعائیں کیں کہ اے خدا تو ہی اس کے سب کام بنائیو۔ معلوم نہیں اس وقت کیسا قبولیت کا وقت تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بیٹی کے صدقے میں مجھے یہاں لے آیا"

دیکھیئے ایک صالح متقی اور دردمند باپ کی بیٹی کے پیدائش کے وقت کی دعا کس شان سے مقبول ہوئی اور بیٹی کیا درجہ دین و دنیا میں پا گئی۔

جماعت کے ایک بزرگ نے خاکسار سے بیان کیا کہ تقسیم ملک سے قبل جب انہوں نے دین حق کے لئے زندگی وقف کی تو متواتر دعا میں لگا رہا کہ مولا کریم میں عالم دین نہیں ہوں۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا ہے۔ میں کیسے خدمت دین کرونگا۔ اگر میرا وقف تیری نگاہ میں مقبول ہے تو مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو شاہد کی ڈگری حاصل کرے۔ یعنی عالم دین ہو اور زندگی وقف کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عاجزانہ تضرعات کو قبول فرمایا اور ایسے بیٹے سے نوازا جو آج کل بیرون پاکستان میدان عمل میں اپنے وقف کا عہد پورا کر رہا ہے اور اپنے بزرگ باپ کے لئے قرۃ العین بنا ہوا ہے۔

احمدیت کا شاندار مستقبل تو قیامت تک پھیلا ہوا ہے مگر ترقی کے معراج کی نسبت تین صدیاں ہیں۔ جن میں سے ایک صدی گذری ہے۔ احمدیت کی ترقی کے لئے باقی عرصہ ہم سے قربانیوں کا تقاضہ کرتا ہے اور یہ مدت کئی نسلوں پر پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اپنی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

اسلحہ کی دوڑ

نون سین

رائٹر نے اخبارات کو ایک بوڑھی عورت کی تصویر مہیا کی ہے یہ عورت ان شعلوں کی طرف دیکھ رہی ہے جو پیس پارک ہیروشیما میں یادگار پر جل رہے ہیں اور جو لوگ یہاں ایٹم بم کے حملے سے متاثر ہوئے تھے ان کے لئے دعا کر رہی ہے اتوار کا دن ہے اور یہاں اس یادگار پر اجتماعی دعا شروع ہونے والی ہے یہ ایٹم بم گرائے جانے کی چالیسویں برسی ہے یہاں جو بم گرایا گیا تھا وہ سب سے پہلا ایٹم بم تھا اور گرائے جانے کی تاریخ ۶ اگست ۱۹۴۵ء تھی۔ دنیا کے دوسرے بم کے گرائے جانے کی چالیسویں برسی ۹ اگست بدھ کے روز منائی گئی۔ ناگاساکی پر جو بم گرایا گیا تھا اس کے جہاز کا نام باکس کار (BOCKSCAR) تھا اور یہ B-29 جہاز کہلاتا تھا۔ اس کو اڑانے والے کا نام میجر چارلس ڈبلیو سوینی (CHARLES.W. SWEENEY) تھا۔ جن کا تعلق امریکہ کی ائیر فورس سے تھا۔ اور یہ دوسرا بم پہلے بم سے جو ہیروشیما پر گرایا گیا تھا۔ صرف تین دن بعد گرایا گیا۔ اس بم کے ذریعے فوری طور پر دس ہزار افراد مرد عورتیں بچے ہلاک ہوئے ۲۰ ہزار زخمی ہوئے اور ۹۰ ہزار بے گھر ہو گئے اس سے پہلے جو بم ہیروشیما پر گرایا گیا تھا۔ اس سے ۶۰ ہزار افراد مارے گئے تھے۔ ۶۰ ہزار زخمی ہوئے تھے اور ایک لاکھ بے گھر ہو گئے تھے۔ ناگاساکی میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد میں کمی کا باعث اس شہر کا نسبتاً چھوٹا ہونا تھا۔ یہ بم جو ناگاساکی پر گرایا گیا یہ ان تین بموں میں سے ایک تھا جو امریکہ نے جنگی ضروریات کے پیش نظر بنائے تھے۔ پہلا المو گورڈو ائیر بیس پر نیو میکسیکو میں ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو صبح ۵½ بجے ٹسٹ کیا گیا۔ دوسرے کا نام چھوٹا لڑکا رکھا گیا اور یہ ۱۶ اگست ۱۹۴۵ء کو صبح کے ۸¼ بجے ہیروشیما پر گرایا گیا تھا۔ تیسرے کا نام "موٹا آدمی" رکھا گیا۔ یہ ۹ اگست ۱۹۴۵ء کو ۱۲ بجکر ایک منٹ پر ناگاساکی پر گرا اور اس شہر کو کلیتاً صاف کر گیا۔

یہ تو آج سے ۴۰ سال سے کچھ زیادہ کی بات ہے۔ اس سارے عرصے میں امریکہ اور روس اور کسی حد تک برطانیہ فرانس اور چین مہلک اسلحہ کی دوڑ میں مصروف رہے۔ اس وقت سے اب تک اربوں ڈالر اسلحہ بنانے پر خرچ ہو چکے ہیں اور اسلحہ بھی ایسا جو ہیروشیما اور ناگاساکی والے بموں سے زیادہ مہلک ہو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ناگاساکی اور ہیروشیما پر بم گرائے جانے کے بعد وہاں کی تباہی کو دیکھ کر انسان تباہ کن اسلحہ سے توبہ کر لیتا اور زندگی کے آثار پیدا کرنے اور ان کو بڑھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرتا۔ اور اپنے روپے کو بھی اسی بات پر خرچ کرتا۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔ ان بموں سے بھی زیادہ مہلک بم بنانے کی کوشش جاری رہی اور اب تک جاری ہے۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو اس وقت سرد جنگ بھی بہت حد تک موقوف ہو چکی ہے۔ روس اور امریکہ ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں اور اسی طرح یورپ بھی ان کے ساتھ ساتھ صلح کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود نہیں کہا جا سکتا کہ کیوں مہلک اسلحہ کی جنگ جاری ہے۔

جیسا کہ سیدنا امام جماعت احمدیہ نے گذشتہ ایام میں فرمایا ہے۔ جب تک انسانوں کا آپس میں اعتماد بحال نہیں ہو جاتا اور جب تک وہ ایک دوسرے کی باہمی عزت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اور ایک دوسرے کو زندہ دیکھ کر خوشی محسوس نہیں کرتے اسلحہ کی دوڑ جاری رہے گی۔

حضور کا جو فرمان ہم نے یہاں پیش کیا ہے وہ مختلف مواقع پر اور مختلف طریقوں سے حضور نے دنیا کو بچانے کے لئے فرمایا ہے۔

انگلستان میں تعلیمی بحران

کہتے ہیں کہ انگلستان میں تعلیم یا تعلیمی اداروں میں اس وقت بحران کی سی کیفیت ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ انگلستان سے باہر کہیں سے اساتذہ منگوائے جائیں۔ انگلستان کے اساتذہ اس بات سے پریشان ہیں کہ معاوضہ کم ملتا ہے اور اسکولوں کا اخلاقی معیار اتنا گر گیا ہے کہ وہ کلاس روم میں پڑھانے سے کتراتے ہیں۔ اور اس لئے جو پہلے سے استاد موجود ہیں وہ استعفٰے دے رہے ہیں اور جب مزید اساتذہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ درخواستیں طلب کی جاتی ہیں تو کوئی آگے نہیں آتا۔ اخبارات بھی اس بات کی تشہیر کر رہے ہیں کہ تعلیمی اداروں میں بہت زیادہ بحران ہے۔ حکومت بجائے اس کے کہ اساتذہ کی تنخواہوں میں ان کے مطالبے کے مطابق اضافہ کرے یہ زیادہ مناسب سمجھتی ہے کہ دوسرے ممالک سے اساتذہ بلا لئے جائیں زیادہ تر آئرلینڈ، نیوزی لینڈ، ویسٹ انڈیز، مغربی جرمنی اور ہالینڈ سے استادوں کے بلائے جانے کا امکان ہے۔ کچھ استاد سکینڈے نیویا سے بھی بلائے جا سکتے ہیں۔ اس وقت فوری طور پر ۴۰۰ اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو ستمبر کے مہینے سے قبل مہیا ہو جانے چاہئیں۔ لیکن اب تک کا تجربہ کوئی بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوا۔ بعض اوقات متعدد اساتذہ کی ضرورت کے اعلان پر صرف ایک درخواست یا بعض اوقات کوئی درخواست بھی وصول نہیں ہوتی۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ آسانی سے حل بھی نہیں ہو سکتا ایک تو اس لئے کہ حکومت۔ کوئی بھی حکومت۔ آسانی سے تنخواہیں بڑھانے پر آمادہ نہیں ہوتی اور دوسرے یہ کہ اگر سکولوں کے طلبا کی اخلاقی حالت اتنی گری ہوئی ہو کہ اساتذہ کلاس روم میں جانے سے گھبراتے ہوں۔ تو اس کا کون علاج کر سکتا ہے۔ وہاں پر سزا کی عام طور پر اجازت نہیں ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ سزا ضرور ملنی چاہیئے لیکن اس وقت ایک واقعہ یاد آ رہا ہے ہمارے ایک دوست چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پہلے مشرقی افریقہ میں تھے پھر انگلستان چلے گئے۔ وہاں بھی استاد تھے۔ وہاں بھی جا کر انہوں نے کوشش کی کہ کہیں انہیں سکول میں جگہ مل جائے، سلسلے کا بھی انہوں نے بہت کام کیا، خاص طور پر مالی معاملات میں ان کے متعلق سنا تھا کہ ایک سکول میں جب انہوں نے ملازمت کی درخواست دی اور وہ ہیڈ ماسٹر صاحب سے ملے تو انہوں نے کہا کہ میں ایک کلاس میں آپ کو بھیج دیتا ہوں اگر آپ نے اس کلاس کو کنٹرول کر لیا تو آپ سمجھیں کہ آپ کو ملازمت مل گئی اور اگر آپ کنٹرول نہ کر سکے تو ملازمت ملنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ وہ خدا کے فضل سے اچھے جسیم تندرست و توانا تھے، کلاس میں گئے، لڑکوں نے ہوٹنگ کی، جب انہوں نے ہوٹنگ سُنی تو انہوں نے ان میں سے ایک لڑکے کو باہر نکال کر مارنا شروع کیا اور اتنا مارا کہ جس طرح کہتے ہیں کہ اس کا بھرکس نکال دیا۔ جب اس کو مار پڑ رہی تھی، تو باقی لڑکے آہستہ آہستہ اپنی آوازیں دھیمی کرنے لگے اور پھر بالکل خاموش ہو گئے۔ اور جب انہوں نے سیر ہو کر اس کی پٹائی کر لی تو کلاس سے پوچھا "پڑھاؤں" ساری کلاس نے کہا "ضرور پڑھائیں"۔ وہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو لیکر کلاس میں دوبارہ آئے اور ان سے کہا کہ اب آپ اس کلاس سے پوچھئے کہ میں ان کو پڑھاؤں یا نہ پڑھاؤں کلاس نے کہا کہ ضرور پڑھائیں، چنانچہ انہیں وہاں ملازمت مل گئی۔ یہ تو خیر ایک پاکستانی کا واقعہ تھا۔ وہاں کے مقامی لوگ چونکہ ایسا نہیں کرتے۔ اس لئے جب اخلاق گرنے لگتے ہیں تو گرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اساتذہ کو کلاس میں داخل ہونا اور داخل ہو کر پڑھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہرحال دیکھئے اب کیا بنتا ہے۔ تنخواہیں تو بڑھائی جا سکتی ہیں۔ لیکن اخلاق کیسے درست کئے جائیں گے۔ اس میں والدین کی بھی ذمہ داری تو ہے۔ لیکن یہ ذمہ داری آج سے کئی سال پہلے نبھائی جا سکتی تھی، جو بچہ اس وقت ۱۲۔ ۱۴ سال کا ہے وہ والدین کی اگر پہلے بات نہیں مانتا

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقعہ پر

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر

(جھلکیاں)

● صرف ایک ملک میں جماعتوں کی تعداد ۱۶، سے بڑھ کر ۱۶۰، ہو گئی۔

● ایک اور ملک میں ۶ سے بڑھ کر ۶۶ جماعتیں قائم ہو گئیں۔

● گذشتہ چار سالوں میں ساری دنیا میں کل ۱۳۰۸، جماعتوں کا اضافہ ہوا جو اس سے گذشتہ سالوں کی نسبت ۴۶ گنا زیادہ اضافہ ہے۔

● گذشتہ چار سالوں میں جماعت کو ۶۶۰ نئے بیوت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔

● ۲۰۱ پہلے سے تعمیر شدہ بیوت الذکر جماعت کو اس کے علاوہ عطا ہوئے ہیں۔

● حضور انور جب بیرون ملک تشریف لے گئے ساری دنیا میں مشن ہاؤسز اور مراکز کی کل تعداد ۱۷۵، تھی جو اب بڑھ کر ۱۹۱ ہو گئی ہے۔ گذشتہ سالوں میں مزید ۱۱۱، کا اضافہ ہوا ہے۔

● نئے حاصل کئے جانے والے مشن ہاؤسز میں سے محض ایک کا رقبہ سارے یورپ کے مشن ہاؤسز کے مجموعی رقبہ سے بڑا ہے۔

● پرتگال اور گوئٹے مالا میں نئے مشن ہاؤسز جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔

● ایک داعی الی اللہ کے مخلصانہ جذبے اور کوشش کے نتیجے میں آئیوری کوسٹ کے علاقہ میں ۱۳۸۰۰، سے زائد بیعتیں ہوئیں جن کی تعداد خدا کے فضل سے بڑھ کر ۳۵۔۴۰ ہزار ہو گئی۔

● حضور انور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جوبلی کے سال ایک لاکھ بیعتیں ہوں۔ چنانچہ سالِ رواں میں ان کی تعد ۶۱۰۰۰ سے زائد ہو چکی ہے۔

● دنیا کے مختلف ٹیلی وژن سٹیشنز نے احمدیہ جماعت کے پروگرام بڑی فراخدلی سے ٹیلی کاسٹ کئے۔

● جماعت کے ایک وفد نے کموروز آئی لینڈ کا دورہ کیا تو اس کے نتیجے میں ۶۰۰ سعید روحوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

● تحریک "وقف نو" میں خدا کے فضل سے اب تک ۲۶۷۱ بچے شامل ہو چکے ہیں۔

● ۲۷، زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ مزید تراجم طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں جن کی تعداد سال رواں کے آخر تک ۵۰ ہو جائے گی۔

● ۱۱۵، زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

● ۱۱۲، زبانوں میں منتخب احادیث کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

● ۱۰۷، زبانوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات سے منتخب اقتباسات کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ ۶۱، زبانوں میں یہ شائع بھی ہو چکا ہے۔

● ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۸ء تک گیارہ مختلف زبانوں میں ۱۲۰، کتب شائع ہو چکی ہیں۔

● اسلام آباد (یو۔کے) میں پریس قائم کرنے کے بعد مختلف افریقن اور یورپین ملکوں میں مزید پریس قائم کئے جا رہے ہیں تاکہ احمدی لٹریچر کی نئی نسل بکثرت تیار ہو کر دنیا میں پھیلائی جا سکے۔

● لندن میں پریس اینڈ پبلیکیشن سیل کلیتہً رضاکارانہ طور پر چلایا جا رہا ہے۔

● اسی طرح شعبہ آڈیو - ویڈیو بھی رضاکارانہ چلایا جا رہا ہے۔ یہ شعبہ لاکھوں کیسٹ تیار کر کے ساری دنیا میں بھجوانے کا کام نہائت ذمہ داری اور برق رفتاری سے کر رہا ہے۔

● دنیا کے مختلف ذرائع ابلاغ نے جماعت احمدیہ کے جشن تشکر کی خبروں کو بڑی عمدہ COVERAGE دی ہے جس پر جماعت نے کچھ بھی خرچ نہیں کیا۔ اتنا اچھا پراپیگنڈہ ہوا ہے کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

باقی صـ۶ پر

فہرست ان بچوں کی

جنکے نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تجویز فرمائے

نمبر	تاریخ پیدائش	نام بچہ و ولدیت و سکونت وغیرہ
۱	۱۸ مئی ۱۸۹۹ء	عطاء اللہ ثم عطاء الرحمٰن ولد حکیم مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفےٰ لاہور
۲	۱۵ فروری ۱۸۹۹ء ۱۰ بجے رات	عبدالحی ولد حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب قادیان
۳	۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء	خدا بخش ولد منشی اللہ داد خانصاحب کلرک رجسٹری صدر شاہ پور
۴	۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء ۱/۲ ۴ بجے دن	حبیب الرحمٰن ولد مفتی فضل الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
۵	۲ جنوری ۱۹۰۰ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۱۷ھ ۱/۲ ۴ بجے صبح بروز سہ شنبہ	ابراہیم علی ولد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان
۶	۱۲ مئی ۱۹۰۰ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۱۸ھ ۵ بجے شام	حبیب الرحمٰن ولد حکیم مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفےٰ ۔ لاہور
۷	۲۷ مئی ۱۹۰۰ء صبح قبل نماز	محمودہ بنت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان
۸	۴ ستمبر ۱۹۰۱ء	محمد صدیق ولد بابو محمد بخش صاحب ٹھیکہ دار کرٹہ یا نوالہ ضلع گجرات پنجاب
۹	۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء	تقی الدین ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن قابان
۱۰	جون ۱۹۰۲ء	عبداللہ ولد شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہاؤس لاہور (انگلش حرم سے)
۱۱	اگست ۱۹۰۲ء	شفیق احمد ولد قاضی محبوب عالم صاحب
۱۲	۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بعد نماز فجر	حمیدہ بنت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان
۱۳	۸ فروری ۱۹۰۳ء قبل نماز فجر	رحمت اللہ ولد منشی کرم علی صاحب مصلح سنگ ضیاء الاسلام قادیان
۱۴	اپریل ۱۹۰۳ء مطابق محرم ۱۳۲۱ھ دو بجے رات	حسن دین ولد میاں فضل دین ملازم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
۱۵	۱۸ جولائی ۱۹۰۲ء	محمد عثمان ولد منشی محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ بہاول ضلع لودھیانہ
۱۶	۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء	عبدالقیوم ولد حضرت مولوی نورالدین صاحب قادیان
۱۷	۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء بروز جمعہ	عبدالغفور خان ولد منشی عبدالغنی صاحب افسر فراش خانہ ریاست پٹیالہ
۱۸	یکم دسمبر ۱۹۰۳ء بروز منگل	عبدالحکیم ولد منشی عبدالعزیز صاحب نقشہ نویس دہلی
۱۹	جنوری ۱۹۰۴ء	عبدالرحیم ولد چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھ گڑھ
۲۰	۳۰ جولائی ۱۹۰۴ء بروز شنبہ دو بجے صبح	فضل کریم ولد ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری اسسٹنٹ
۲۱		بشارت احمد ولد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان
۲۲		یوسف علی ولد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان
۲۳	۱۰ جون ۱۹۰۵ء ۱۰ بجے دن	احمد علی ولد سید محمد علی صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ
۲۴	ہفتہ مختتمہ ۲۴ جون ۱۹۰۵ء	فیض اللہ ولد منشی کرم علی صاحب سنگساز مطبع ضیاء الاسلام قادیان
۲۵	۲۵ دسمبر ۱۹۰۵ء بروز دوشنبہ وقت ظہر	عبدالسلام ولد حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب
۲۶	فروری ۱۹۰۶ء	فضل حق ولد قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات تعلیم الاسلام سکول قادیان
۲۷	فروری ۱۹۰۶ء	عبدالرحمٰن ولد مولوی شیر علی صاحب بی۔اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان
۲۸	دسمبر ۱۹۰۶ء	عبدالعزیز ولد ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینئر وٹرنری اسسٹنٹ مکتیسر
۲۹	شروع مارچ ۱۹۰۷ء	حفیظ الرحمٰن ولد مفتی فضل الرحمٰن صاحب قادیان
۳۰	۷ مارچ ۱۹۰۷ء	عبدالحق ولد چوہدری محمد سرفراز خانصاحب سکنہ بدوملی ضلع سیالکوٹ
۳۱	شروع نومبر ۱۹۰۷ء	فضل الٰہی ولد محمد منظور الٰہی ٹیلیگراف انسپکٹر احمدیہ بلڈنگس لاہور یہ بچہ

		فوت ہوگیا۔ دوسرا بچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعا سے ۱۳ نومبر ۱۹۰۹ء کو عطا کیا جس کا نام مولوی نورالدین صاحب نے فضل الٰہی ہی رکھا۔
۳۲	۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۳۲۵ھ چہارشنبہ صبح ۸ بجے	صلاح الدین ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن
۳۳	جنوری ۱۹۰۸ء	احمد علی خان ولد محمد علی خان سکنہ شاہجہان پورہ
۳۴	۸ فروری ۱۹۰۸ء ۹ بجے دن	عبدالوہاب ولد حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب قادیان
۳۵	مئی ۱۹۰۸ء	عبدالرحیم ولد میاں نور محمد صاحب سکنہ بنگہ ضلع جالندھر

نوٹ:۔ یہ فہرست کسی صورت سے مکمل نہیں کہی جا سکتی۔ جن احباب کے بچوں کے نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رکھے ہوں ان کے تحریری ثبوت پیش ہونے پر آئندہ سال نئی فہرست تیار ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالمجید صاحب آف کراچی

حال وارد امریکہ نے الفضل کے متعلق نہایت پیارے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اگر ہم اس اصول کو پیش کرتے ہیں کہ غلط خبروں کی اشاعت پر رپورٹر کو سرزنش کی جانی چاہیئے اور واقعی یہ ایک بہت اچھا اصول ہے۔ تو ہمیں خاص طور پر اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری طرف سے شائع ہونے والی خبریں نہایت درست اور سچی ہوں اور اگر کوئی رپورٹر غلط خبر بھیجے تو اسے تنبیہہ کی جانی چاہیئے۔

محترم عبدالمجید صاحب! غلط خبریں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک قسم تو یہ ہے کہ اس سے شر پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے یا یہ مقصد نہ بھی ہو تو شر پیدا ہو سکتا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ ایک عام سی خبر ہے اور اس میں اندازہ لگاتے وقت کسی قدر غلطی ہو جاتی ہے لیکن اس غلطی کا کسی پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ اس سے کسی قسم کے غلط تاثرات نہیں لئے جا سکتے اور نہ اس سے کوئی شر پیدا ہوتا ہے۔ پس پہلی قسم کی خبر اگر غلط ہو تو رپورٹر کی سرزنش ضرور ہونی چاہیئے۔ دوسری قسم کی خبر کے متعلق اگر ضروری سمجھا جائے تو صرف اخبار میں صحیح خبر شائع کر کے معذرت کر لینا کافی ہونا چاہیئے۔ امید ہے آپ اس پہ غور کریں گے۔

مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت عزیز آباد کراچی

آپ کا خط ملا۔ جن جذبات کا آپ نے اظہار کیا ہے ان کے لئے ہم آپ کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ آپ نے نہایت اچھے جذبات سے معمور نظم "پاکستان" ارسال کی ہے۔ اس میں شعری طور پر کچھ سقم ہیں اگر آپ اسے دوبارہ دیکھ لیں تو آپ خود ہر سقم کو دُور کر سکیں گے۔ قافیے اور ردیف کا خیال رکھیں۔ اور وزن کو بھی ذہن سے محو نہ ہونے دیں۔

ناروے سے مسعودہ شاہدہ صاحبہ

اہلیہ قریشی خلیل احمد صاحب

جو لجنہ ناروے کی نیشنل صدر ہیں لکھتی ہیں کہ الفضل کے لئے ہدیہ عقیدت ارسال کر رہی ہوں۔ ہدیہ یہ ہے۔

" اے الفضل تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہوگیا۔ ہماری روح کو پھر سے تسکین ملی اے ہماری نسلوں کی آبیاری کرنے والے چشمے تیرے بند ہونے سے ہم ان پودوں کی آبیاری تو کرتے رہے مگر تیری کمی کا احساس ہر قدم پر محسوس کرتے رہے۔ تیرے جاری ہونے سے ہمارے باغوں میں پھر سے ایک بہار آگئی ہے تو بزرگوں کی قربانی کا ثمرہ ہے۔ خدا کرے تیرے فیض کے چشمے قیامت تک جاری اور ساری رہیں اور تو سعید فطرت روحوں کا ہمیشہ تسکین جان رہے۔

تُو تو وہ بیج ہے جس کو حضرت فضل عمرؓ نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔ تُو تو حضرت اُمّ ناصر کی مالی قربانی کا ثمرہ ہے۔ تیرا وجود تو ہمیشہ ہمیں ان بزرگوں کی یاد دلاتا رہتا ہے۔ آج تیری سرسبزی دیکھ کر روح وجد میں آگئی۔ اے الفضل تیرے انتظار میں ہمیشہ ہماری آنکھیں فرش راہ ہیں خدائے قادر و قیوم کا احسان عظیم ہے کہ تیرے وجود کا قیام پھر سے ہوگیا۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ خدا کرے تو قیامت تک ہماری نسلوں کی آبیاری کرتا رہے۔ تو ہمیشہ قائم و دائم رہے تو ہی تو ہے جو ساری دنیا سے تعلق رکھنے والے ہمارے بہن بھائیوں کی خوشیوں اور غموں میں شامل کرتا ہے۔ تیرے وجود سے رب عظیم کا قرب کچھ اور بھی بڑھ جاتا ہے خدا کرے ہماری نسلیں ہمیشہ اس چشمہ سے فیض حاصل کرتی رہیں۔ اور تو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا رہے۔

ہمارے پرانے بزرگوں کی داستانیں تیرے وجود سے وابستہ ہیں خدا تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ تیرا چہرہ تاباں پھر سے دیکھنا نصیب ہوا۔ اور پھر سے آنکھیں تیری آمد کی منتظر رہتی ہیں۔ تیرے حضور یہ ہدیہ عقیدت کچھ دیر سے ارسال کر رہی ہوں۔ اپنی مجبوریوں اور فرضوں کے باعث امید ہے کہ تو ان ہدیہ عقیدت کے پھولوں کو اپنے ہاتھوں سے اپنے سینے پر سجائے گا۔ اور وہ وجود جو تیری خوشبو سے لطف اندوز نہیں ہوئے، اس سے فیض یاب ہونگے اور تیری نہ ختم ہونے والی خوشبو سے اپنی نسلوں کو معطر کرتے رہیں گے۔ اے الفضل تجھے دوسری صدی مبارک ہو تو ہمیشہ جاری و ساری رہے کبھی کوئی طوفان تیری راہ میں حائل نہ ہو"

اس کے بعد آپ نے دعا کے لئے ایک دو اعلان بھجوائے ہیں۔ وہ بھی ہم اسی کالم میں درج کرتے ہیں۔ لکھتی ہیں۔

" میری بیٹی نصرت جہاں بعارضہ ٹیومر کینسر بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے مگر پھر سے تکلیف ہوگئی ہے۔ نیز اس کی بیماری کی وجہ سے خاکسار بیمار رہتی ہے"

اسی طرح وہ لکھتی ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری منصور احمد انور ایم ایڈ کے امتحان میں لاہور یونیورسٹی میں اول آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اعزاز کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے۔

ادارہ الفضل محترمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ کو انکے بھائی منصور احمد انور کی کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

کامل ایمان اُن کا ہے۔
جن کے اخلاق اچھے ہیں

بقیہ: شذرات

رہا تو اب کیسے مانے گا اور اگر پہلے والدین اس کے اخلاق کو درست نہیں کر سکے تو اب وہ اس کے اخلاق کو کیسے بہتر بنا دیں گے۔ اور کلاس روم میں اس کو ایک بہتر طالب علم کی صورت میں دیکھ سکیں گے۔ بہر حال معاملہ مشکل ہے۔ بحران جاری ہے۔ اب دیکھئے ہوتا کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ بحران حل ہو جائے۔ آخر انگلستان کے بچے بھی تو جیسے باقی ساری دنیا کے بچے ہیں ویسے ہی ہیں۔ اور بچے سب کے بچے ہوتے ہیں۔ اور ان کا سب کو خیال ہوتا ہے یا ہونا چاہیئے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس بحران کو اچھی طرح حل کرنے کی ان لوگوں کو توفیق دے۔

بقیہ: شیریں اثمار

اصلاح کرتے ہوئے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے دل و جان سے کوشاں رہیں اور شب و روز کی متواتر دعاؤں کے ساتھ انکی مدد کریں۔ ایک نسل سے دوسری نسل وصیت کرتی جائے کہ ؎

" حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختہ درس وفا خام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو!

بقیہ: جھلکیاں

- کینیڈا کے متعدد شہروں کے میئرز نے صرف دنوں کو ہی نہیں بلکہ ہفتوں کو جماعت احمدیہ کا ہفتہ قرار دیا۔
- صرف کینیڈا میں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اسّی لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا ہے جو کل آبادی کا ۱/۳ ہے۔
- سیرالیون نے جشن تشکر کے موقعہ پر ڈاک کا ایک یادگاری ٹکٹ شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: رپورٹ جلسہ یو۔کے

بھر کے مختلف ملکوں سے آنے والے احمدیوں کو ویزے جاری کئے۔

امسال جلسہ گاہ بھی گذشتہ سالوں کی نسبت بہت بڑی تھی مردوں اور عورتوں کے لئے جلسہ گاہ کے طور پر لگائی گئی مارکیاں بالترتیب ۲۵ × ۱۲۰ فٹ اور ۲۵ × ۳۰۰ فٹ لمبی اور چوڑی تھیں۔ اسٹیج بھی گذشتہ سال کی نسبت بہت بڑا تھا اور اس میں بیک وقت پچاس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ اس اسٹیج کے ورلے کنارے پر سامعین کے بالمقابل ایک بہت بڑا خوبصورت (LOGO) لگا ہوا تھا جو مکرمہ قانتہ انعام صاحبہ اہلیہ مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ عالیہ نیویارک نے بڑے خلوص اور محنت سے ایک بہت بڑے سفید ریشمی کپڑے پر تیار کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوایا تھا۔ مختلف حکومتوں کے نمائندے دوران جلسہ اسٹیج پر رکھی کرسیوں پر رونق افروز ہوتے رہے۔ جہاں تک اسلام آباد کی تزئین کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے لندن اور بعض دیگر جماعتوں کے خدام نے جلسہ سے قبل کئی ہفتوں کے وقارِ عمل کے ذریعہ اسے خوبصورتی سے سجایا۔ اور بیت الفضل اور حضور انور کی کوٹھی پر چراغاں کیا گیا۔ اس رات اسلام آباد کا منظر دل کو بے حد بھاتا تھا۔ حضور انور کی کوٹھی سے ملحقہ لان میں ایک بورڈ پر برقی قمقموں کی یہ تحریر

"LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE"

بڑا ہی خوبصورت نظارہ پیش کرتی رہی۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ کے دائیں طرف ۱۲۰ ممالک کے جھنڈے اور لوائے احمدیت بھی ہر وقت لہراتے رہے جو اس بات کی علامت ہے کہ خدا کے فضل سے احمدیت ۱۲۰ ممالک میں نہایت مضبوطی سے اپنے قدم جما چکی ہے۔ جھنڈوں کے عین وسط میں لوائے احمدیت بھی ان سارے ایام میں لہراتا رہا۔

حضور انور نے جلسہ کے پہلے روز افتتاحی خطاب سے قبل بنفس نفیس اس کی پرچم کشائی فرمائی۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا چھ مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔ ان زبانوں میں انگلش۔ عربی، اسپینش۔ فرنچ، جرمن اور انڈونیشین شامل ہیں۔ ترجمانی کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں پاکستان اور جرمنی سے تشریف لانے والے بعض کارکنان نے دن رات محنت کی۔

جوبلی جلسہ سالانہ کے پیش نظر مرکزی وکالتِ اشاعت کے زیر اہتمام ایک نہایت اعلیٰ قسم کی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس نمائش میں مکمل قرآنِ پاک کے تراجم منتخب آیات اور احادیثِ نبوی کے تراجم اقتباسات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تراجم مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر اور صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے مختلف احمدیہ مشنز کی طرف سے شائع شدہ خوبصورت سوونیئرز، ان کے علاوہ احمدیہ بیوت الذکر اور مشنز، خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے، رفقاء حضرت بانی سلسلہ، قادیان اور ربوہ مراکزِ سلسلہ، اسیرانِ راہِ مولیٰ اور مختلف جماعتی دستاویز کی تصاویر اور بعض نوادراتِ احمدیت کو پیش کیا گیا تھا۔ ویڈیو پر ریکارڈڈ مختلف فنکشنز کی جھلکیاں بھی دکھائی جاتی رہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام محمود ہال لندن میں بھی ایک نمائش کا انتظام کیا گیا ہر دو نمائشیں مہمانوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنی رہیں اور سینکڑوں احباب روزانہ اکنافِ عالم میں جماعتی مساعی سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ان نمائشوں کو دیکھتے رہے

اسلام آباد میں دیگر عمومی انتظامات امسال بھی گذشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر تھے اور منتظمین نے ہر ممکن طور پر مہمانوں کی سہولت و آرام کا خیال رکھا۔ چنانچہ امسال گرم اور ٹھنڈے پانی کے پچیس ۲۵ نئے غسل خانے اور ستر سے زائد بیوت الخلاء کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔ جبکہ گزشتہ سالوں میں ان میں صرف ٹھنڈے پانی کا انتظام ہوتا تھا۔ اور ان کی تعداد بھی خاصی کم ہوتی تھی۔ اس دفعہ فائر بریگیڈ والوں نے بھی بہت تعاون کیا اور ان ایام میں اسلام آباد میں پانی کی کسی لحاظ سے کمی نہیں آنے دی۔ مہمانوں کی طبی سہولت کے پیش نظر جلسہ گاہ سے ملحقہ ایک خیمہ میں فسٹ ایڈ کا انتظام بھی موجود تھا جہاں احمدی ڈاکٹرز ہمہ وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے تھے۔

حکومت کی طرف سے ایک ایمبولینس بھی وہاں ہر وقت موجود رہتی تھی۔ خدا کے فضل سے مہمانوں کی صحت بہتر رہی اور کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ کھانے کا انتظام بھی بہت عمدہ تھا۔ مہمانوں کو لمبے انتظار کے بغیر بڑی سہولت کے ساتھ ہر وقت کھانا ملتا رہا عام لنگرخانہ کے علاوہ پرہیزی کھانے اور خصوصی انگریزی کھانے کا انتظام الگ الگ موجود تھا۔ روٹی پلانٹ نے بھی بڑی عمدگی سے کام کیا۔ اور مہمانوں کو ہر وقت حسب ضرورت روٹی مہیا ہوتی رہی۔ اس شعبہ میں برطانیہ کے خدام کے علاوہ کراچی اور جرمنی کے خدام نے بڑی مستعدی سے خدمات سر انجام دیں۔

مہمانوں کی سہولت کے پیش نظر امسال بازار بھی منظم طور پر لگایا گیا۔ اور افسر جلسہ کی طرف سے اس کا کنٹرول کیا جاتا رہا۔ یہ بازار عورتوں اور مردوں کی طرف الگ الگ ۱۵، ۱۵ دوکانوں کی صورت میں لگایا گیا تھا۔ جہاں پر کتب رسائل مختلف ممالک کے تیار کردہ جوبلی سوونیئرز کے علاوہ کھانے پینے کی دیگر اشیاء مناسب قیمتوں پر مہیا ہوتی رہیں۔ جلسے کی کارروائی کے دوران یہ بازار مکمل طور پر بند رہتے

شعبہ آڈیو ویڈیو کے کارکنان حضور انور کے خطبات کے آڈیو ویڈیو کیسٹس تیار کر کے ساتھ ساتھ فروخت کیلئے مہیا کرتے رہے۔ شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشنز سیل بھی بڑا مستعد رہا۔ اور جلسے کی رپورٹنگ بروقت مختلف ملکی ذرائع ابلاغ کو بھجوائی جاتی رہی۔ اور اس دفعہ روزنامہ "ملت" نے دو دفعہ اور "دی ٹائمز" (THE TIMES) میں ایک دفعہ باتصویر رپورٹیں شائع ہوئیں جبکہ ایشین ٹائمز نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی تصاویر کے ساتھ اس موقع پر ایک مضمون شائع کیا اور اس میں حضور انور کا جوبلی پیغام من وعن شائع کیا۔ گارڈین اور یو۔کے پریس گزٹ میں بھی جلسہ کی مختصر خبریں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ بی بی سی ورلڈ سروس نے انگریزی خبروں میں شام سات بجے جلسہ سالانہ کی خبر دی۔ اس موقع پر متعدد پریس کے نمائندگان بھی تشریف لاتے رہے

اسی طرح جلسہ کے دوران بی بی سی افریقن سروس کاؤنٹی ساؤنڈ ریڈیو ٹلفورڈ اور ایشین ٹائمز کے نمائندوں نے حضور انور کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں حضور انور از راہِ شفقت تمام مہمانوں کو شرف ملاقات بھی بخشتے رہے۔

چنانچہ انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ جلسے کے ایک روز قبل اور ایک روز بعد پاکستانی جماعتوں کو اور دوران جلسہ دنیا بھر کی دیگر جماعتوں سے تشریف لانے والے مہمانوں کو ملاقات کا وقت دیا گیا۔ وزراء اور دیگر معززین سے ملاقاتوں کے پروگرام ان سے علاوہ ہیں۔ ان ملاقاتوں کے دوران ایک بزرگ خاتون اور ان کی بچی نے قبولِ احمدیت کی سعادت پائی۔ اس جلسہ کے تیسرے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد بارہ افراد نے حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ اس موقعہ پر حضور انور کی موجودگی میں مکرم امام صاحب لندن بیت الفضل نے متعدد نکاحوں کا اعلان بھی کیا۔ قبل ازیں جلسہ کے دوسرے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور نے بنفس نفیس سات نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ جن میں سے تین نکاح خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بچوں کے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دین و دنیا کی سعادتوں سے نوازے۔

جلسہ کے بعد اگلے ہی روز مردانہ جلسہ گاہ میں انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا جس میں چونسٹھ ممالک کے دو سو چوراسی نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ مجلس شوریٰ دو روز جاری رہی۔ جس کے دوران اس کے تین اجلاسات حضور انور کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ستر خاتون نمائندگان بھی موجود تھیں جبکہ زائرین کو بھی کارروائی سننے کی اجازت دی گئی۔ جن کی تعداد نوے تھی۔ مجلس شوریٰ کے بعد اسی شام مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے جملہ نمائندگان شوریٰ کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں حضور انور نے بھی بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں تمام مرکزی نمائندگان، مربیان اور مختلف نمائندوں نے بھی شمولیت کی توفیق پائی۔ چودہ اگست کو دنیا بھر سے تشریف لانے والے مربیانِ سلسلہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ اسلام آباد بیت الذکر میں ہوئی۔ اس کے دو سیشن ہوئے۔ مجموعی طور پر چھ گھنٹے سے زائد کا وقت صرف ہوا۔ اور اس کے دوران

حضور انور نے اکناف عالم میں دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی قبولیت اور نفوذ کے سلسلہ میں جائزے لئے اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف حکومتوں کے جن نمائندوں نے شرکت فرمائی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ پروفیسر MR. A.E. MAMBU منسٹر آف انفارمیشن سیرالیون۔

۲۔ آنریبل پروفیسر M.D. DUMDUYA منسٹر آف ایجوکیشن سیرالیون۔

۳۔ آنریبل N. AUBA منسٹر آف کانسٹیٹیوشن یوگنڈا۔

۴۔ ARMOOBUM-BARNUKA-MEN منسٹر آف ایجوکیشن اینڈ کلچر آف ماریشس۔

۵۔ مسٹر MAXTAYA جرنلسٹ ہیں۔ اور فرینچ زبان سے ایک اخبار "LAMAURICI" سے متعلق ہیں۔

۶۔ آنریبل ہز ایکسیلینسی BOODHUN-TEEL.TK

۷۔ الحاجی ای۔ جی کروما ڈائریکٹر جنرل آف براڈ کاسٹنگ سسٹم لائبیریا ممبر آف دی لائبیرین کیبنٹ۔

۸۔ مسٹر AARONDAYA اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل آف براڈ کاسٹنگ سسٹم لائبیریا۔

۹۔ مسٹر WILLINGTONDOH ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل آف براڈ کاسٹنگ سسٹم لائبیریا۔

۱۰۔ آنریبل عمر جالو منسٹر آف ایگری کلچر دی گیمبیا۔

۱۱۔ آنریبل T.T. TANOH سیکرٹری فار چیفٹینیسی افیئرز اینڈ ایکٹنگ سیکرٹری فار جسٹس اٹارنی جنرل آف گھانا۔

۱۲۔ آنریبل MR. TAAL پرمانٹ سیکرٹری آف ایگری کلچرل۔

۱۳۔ کینیڈا سے آنریبل MERDIO-MARDHI ممبر آف کینیڈین پارلیمنٹ

۱۴۔ آنریبل M.J. IMKARY-GIANNIS ممبر آف کینیڈین پارلیمنٹ

۱۵۔ آنریبل DIDRRD-DHJ-RDIR بیرسٹر انچارج آف جماعت کیبنز) کینیڈا۔

۱۶۔ آنریبل مسٹر YOUSUF FKMFI-MAHMOOD ممبر آف تنزانیہ پارلیمنٹ

۱۷۔ آنریبل مسٹر WILSON موری قبیلہ نیوزی لینڈ کے چیف مع اپنی اہلیہ کے تشریف لائے ہیں۔

۱۸۔ U.S.A سے مسٹر KARL یہ کیلیفورنیا نیشنل پارک کے ایک ہوٹل کے مینیجر ہیں۔ اور احمدیت سے دلچسپی کی بناء پر پہلے لاس اینجلیس میں جماعت کی تقریب میں شامل ہوئے۔ اور پھر یہاں تشریف لائے۔

حضور انور نے ان کا ذکر خطبہ میں فرمایا تھا۔

یہ بطور مہمان ہیں۔ جو جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آخر پر عرض ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے بعد ایک ایڈیشنل افسر جلسہ سالانہ عبدالباقی ارشد صاحب پانچ نائب افسران جلسہ سالانہ اور سیکرٹری کارکنان نے دن رات مسلسل خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں خدمت خلق کے شعبہ نے مکرم نیشنل قائد صاحب کی قیادت میں بڑی محنت سے اپنے فرائض ادا کئے۔

خبروں کا پس منظر

اقوام متحدہ نے لبنان کی تباہ کن خانہ جنگی کے سلسلے میں اپیل کی کہ اس جنگ کو بند کیا جائے تو گذشتہ ہفتے متحارب گروپوں نے جنگ بند کرنے کا اعلان کیا۔ ایک فوجی نمائندے نے کہا کہ گرین لائن جو کہ متحارب گروپوں کے علاقوں کو تقسیم کرتی ہے، پر جنگ بند ہو گئی ہے۔ لیکن سوق الغرب کے پہاڑی علاقے میں ابھی تک فائرنگ جاری ہے۔ عیسائی افواج کے لیڈر میجر جنرل مائیکل عون جو شامی افواج اور ان کے لبنانی ساتھیوں سے بھی برسرپیکار ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ ان کی فوجیں جنگ بندی کے اعلان کا پاس کریں گی۔ اگرچہ دوسری طرف سے کوئی خاص اعلان نہیں کیا گیا نہ ہی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اس سلسلے میں کوئی اطلاع دی گئی۔ حافظ الاسد شامی صدر نے اطالوی حکومت کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ وہ اپنی انتہائی کوشش کریں گے کہ فائرنگ ختم ہو جائے۔ اس سلسلے میں ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی اور لبنان کے وزیر خارجہ فاروق الشارع کی آپس میں گفتگو ہوئی اور انہوں نے اس بات پر بھی غور کیا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو کس طرح مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ایرانی سفارت خانے میں علی اکبر ولایتی نے لبنانی بنیاد پرست گروپ حزب اللہ کے ساتھ بھی گفت و شنید کی اور شیخ صبحی طفیلی اور حسین موسوی سے بھی۔ انہوں نے جنرل ابوموسیٰ سے بھی گفت و شنید کی۔ ابوموسیٰ فلسطینیوں کے باغی گروپ فتح پروویژنل کمانڈ کے رہنما ہیں۔ اس گفت و شنید کا مقصد یہ تھا کہ امن کی تمام کوششوں کو یکجا کیا جا سکے اور زیادہ مؤثر بنایا جائے۔ شام کے صدر حافظ الاسد کو ایران کے دورے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ امریکہ کے صدر بش نے جو حقیقتاً بہت دل برداشتہ ہیں، کہا کہ انہیں تو اس بات کا یقین ہے کہ لبنان کا حل لبنان کے حدود اربعہ کے اندر ہی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ باہر کے لوگ چاہے وہ کوئی ہوں۔ زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کہ وہاں حالات بہت زیادہ پیچیدہ ہیں۔ اس لئے باہر کے لوگ انہیں سمجھ بھی نہیں سکتے اور ان کے متعلق کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ زیادہ سے زیادہ جنگ بندی کی اپیل کر سکتے ہیں اور بیرونی افواج جن سے انکی مراد شامی فوجیں تھیں۔ ان کو ملک سے نکل جانے کی تلقین کر سکتے ہیں۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اعلان گمشدگی

ایک نیلے رنگ کا بیگ جس میں سرکاری کاغذات تھے۔ مورخہ ۲۳ اگست کو آٹھ بجے شب احمد نگر سے ربوہ آتے ہوئے موٹر سائیکل سے کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

محمد صدیق گرداور، قانون گو۔
محلہ کرم آباد۔ چنیوٹ شہر یا
دفتر نائب تحصیلدار صاحب۔ ربوہ

انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔

الفضل مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء صہ۸ کالم ۳ پر اشتہار بعنوان "نہایت باموقعہ نادر قطعہ زمین" کی سطر ۹ کو یوں پڑھا جائے۔

ایجنٹ اور بروکر حضرات

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے
مکمل فہرست ادویہ مع مفید طبی معلومات پر مشتمل جنتری مفت طلب فرمائیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار۔ ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴